رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود علالت کے حضور نے رتن باغ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

نماز عید الاضحیہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عید الاضحیہ کی نماز مورخہ ۲۶ اکتوبر بروز اتوار ٹھیک نو بجے صبح منٹو پارک کے میدان میں ادا کی جائے گی۔ انشاء اللہ

جلد ۱ | ۲۵ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۹ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۵

عید قربان

عید قربان ہر سال مسلمانوں کو یہ یاد دلانے کے لئے آتی ہے۔ کہ کس طرح ایک تسلیم و رضا کے بندے نے خالق دوجہاں کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کے نور اور جان کی راحت اپنے فرزند کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے اور اپنے آقا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے اپنے سامنے لٹا لیا۔ اور چھری چلانے ہی کو تھے۔ کہ اس کو یہ خوشخبری سنائی گئی۔ کہ بس بس اپنے ہاتھ کو روک لے تیری قربانی قبول ہو گئی۔ اب تو بجائے اپنے بیٹے کے اس دنبہ کو اللہ کی راہ میں قربان کر جو بہشت سے بھیجا گیا ہے۔ پھر یہ عید مسلمانوں کو یہ یاد دلاتی ہے۔ کہ جب ایک بھولے بھالے فرزند نے اپنے قابل تکریم والد سے سنا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو قربانی کے لئے منتخب کر لیا ہے۔ تو کس طرح اپنے آپکو اس ذبح عظیم کے لئے خوشی خوشی پیش کر دیا۔ اور جو کچھ اس کے باپ نے متواتر خواب میں دیکھا تھا۔ کہ وہ اپنے پیارے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہا ہے۔ اس خواب کی تکمیل کے لئے والد کی مرضی کے سامنے کس طرح اس نے اپنی گردن خم کر دی۔

یہ ایک واقعہ ہے جو آج سے ہزاروں سال پہلے ایک صحرا ایک وادی غیر ذی زرع میں ظہور میں آیا تھا۔ دنیا کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا شاید یہی پہلا اور آخری واقعہ ہے کہ ایک رحم دل محبت کرنے والا باپ اپنے پیارے اور ہونہار پسر کی گردن پر صرف رضائے الٰہی کے لئے اپنے ہاتھ سے چھری چلانے کے لئے تیار ہو گیا۔ بے شک یہ ایک عظیم الشان قربانی ہے۔ ایک مثالی قربانی دنیا میں ایک نیک باپ کے لئے ایک نیک بیٹے سے زیادہ کونسی نعمت ہو سکتی ہے۔ عام لوگ تو اپنے بے ہنر نالائق بیٹوں کے ذرا ذرا سے آرام کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے خود اپنی جان کو بھی خطرے میں ڈال دینے سے گریز نہیں کرتے۔ بیٹے کی محبت کا جذبہ انسانی جذبات میں سے کوئی معمولی جذبہ نہیں۔ کون نہیں چاہتا۔ کہ جس طرح بھی ہو اس کی نسل چلے اور منقطع نہ ہو اس جذبہ کی قوت کے شاہد تاریخ میں بہت سے واقعات محفوظ ہیں۔ بابر اور ہمایوں کا واقعہ تو ہمارے اپنے ملک کا ہے۔ یہ ایک افسانہ ہی سہی لیکن یہ افسانہ بھی ثابت کرتا ہے۔ کہ علم لوگوں کے نزدیک بھی بیٹے کی محبت اور اپنی نسل قائم رکھنے کا جذبہ کتنا قوی ہوتا ہے۔

یہ ایک خلیل اللہ کا ہی کام ہو سکتا تھا کہ اپنے محبوب حقیقی کے اشارے پر ایسی نایاب چیز کو ایسی عزیز دولت کو جس کا بدل دنیا کی تمام دولتیں نہیں ہو سکتیں قربان کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہ ظاہر کرتا۔ یہ کام اسی وجود کا ہو سکتا تھا جس نے اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کے حوالے کر دیا ہو۔ جس کی زندگی کا ہر سانس اسی کے کام کے لئے وقف ہو چکی ہو۔ ایسی مثالی قربانی کا نمونہ ایک نبی اللہ ہی دنیا کے سامنے پیش کر سکتا تھا۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے یہ کام سپرد کیا تھا۔ کہ وہ ایک جماعت تیار کرے۔ جو اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ یہ عظیم الشان قربانی ہم کو سکھاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کا بندہ بننے کے لئے قربانی کی آخری حد کہاں تک پہنچتی ہے۔

گیانی کرتار سنگھ صاحب کا مطالبہ

گیانی کرتار سنگھ صاحب نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ گورو نانک جی کے جنم استھان ننکانہ صاحب کو وہی درجہ حاصل ہونا چاہیئے۔ جو روم میں پوپ کے شہر ویٹیکن Vatican کو حاصل ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ شہر ویٹیکن میں رومن کیتھولک عیسائیوں کا سب سے بڑا پادری جن کو پوپ کہا جاتا ہے۔ اور جو پطرس حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بزرگ ترین حواری کے جانشین سمجھے جاتے ہیں رہتے ہیں۔ کسی زمانہ میں پوپ کو یورپ کی عیسائی سلطنتوں میں وہی حیثیت حاصل تھی۔ جو کسی بڑے سے بڑے شہنشاہ کو حاصل ہو سکتی ہے۔ کوئی عیسائی بادشاہ پوپ کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ بادشاہوں کو معزول اور نصب کر سکتا تھا۔ اور ان کی گھریلو زندگی میں بھی دخل دے سکتا تھا۔ اس طرح روم تمام عیسائی دنیا کا مرکز بنا ہوا تھا۔ لیکن بعد میں اس کا اثر روز بروز کم ہوتا گیا۔ اور حکومتیں اس سے آزاد ہو گئیں اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے۔ کہ اٹلی کے لوگ بھی سیاسی امور میں اس سے بالکل آزاد ہیں۔ لیکن پھر بھی عیسائیوں کا ایک بہت بڑا فرقہ رومن کیتھولک اب تک اس کی ویسی ہی فرمانبرداری کرتا ہے۔ جیسی کہ کسی بڑے سے بڑے مذہبی راہنما کی ہونی چاہیئے۔

اب یورپ نے اس شہر کو جس میں پوپ بستا ہے۔ ایک آزاد شہر تسلیم کر رکھا ہے۔ وہاں صرف پوپ کی حکومت چلتی ہے۔ اس کی اپنی پولیس ہے۔ اور کوئی حکومت اس کو چھیڑ نہیں سکتی۔

اصولاً ہم گیانی کرتار سنگھ کے مطالبہ کو درست سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر شروع ہی میں اس مسئلہ کو پیش کر کے فیصلہ کرا لیا جاتا۔ تو شاید وہ خون خرابہ نہ ہوتا۔ جو پنجاب خاصکر مشرقی پنجاب میں ہوا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ سکھوں نے اپنے خاص قومی نقطہ نظر سے پنجاب کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا۔ بلکہ انہوں نے ایک دوسری قوم کے ہاتھوں میں آلہ کار بننے کو زیادہ پسند کیا۔ اور ایک ایسی راہ اختیار کی جس کا نتیجہ اس بے پناہ کشت و خون کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جس کے ہولناک نظارے مسلمانوں ہندوؤں اور سکھوں کو دیکھنے پڑے۔ اور ابھی تک دیکھ رہے ہیں۔ اور خدا جانے کب تک یہ قیامت برپا رہے گی۔

اب جبکہ پانی سر سے گزر گیا ہے۔ اور آپ کی قوم نے مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ ان کے گھر لوٹ لئے ہیں۔ ان کے بچوں عورتوں اور مردوں کو بے دریغ قتل کر چکی ہے۔ ان کو نہتے کر کے گھروں سے نکال دیا ہے پھر ان کے قافلوں پر چھاپے مار کر ہزاروں کی تعداد میں بے کس بے بس مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیا ہے۔ اور ایسے ہولناک مظالم توڑ چکی ہے۔ کہ جن کا ذکر بھی انسان کو کپکپا دیتا ہے۔ تو اب کہیں جا کر گیانی جی کو ہوش آیا ہے۔ کہ ایک جائز مطالبہ پیش کریں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

مان لیا کہ آپ کو مسلمانوں سے سخت دشمنی اور عناد ہے۔ مان لیا کہ آپ کو مسلمانوں کے ساتھ کسی قسم کے دوستانہ تعلقات قائم رکھنے سے فطری نفرت ہے۔ لیکن عرض ہے کہ اگر آپ کو ننکانہ صاحب کی حفاظت کا اتنا ہی خیال تھا۔ جتنا کہ آپ کے مطالبہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو آج سے پہلے اس مطالبہ کو پیش کرنے کے کئی مواقع تھے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اگر اس مطالبہ کو رواداری اور محبت کی روح کے ساتھ کسی وقت بھی پیش کیا جاتا۔ تو مسلمان اس پر غور نہ کرتے۔ اور اس ضروری مسئلہ کو حل کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی جاتی۔

جہاں ہم گیانی صاحب کے اس مطالبہ کو اصولاً جائز سمجھتے ہیں۔ وہاں ہم نہ صرف یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ گیانی صاحب نے یہ مطالبہ پیش کرنے میں مجرمانہ تاخیر سے کام لیا ہے۔ وہاں اس میں یہ بھی نقص ہے۔ کہ ننکانہ صاحب کو آزاد شہر قرار دینے کا مطالبہ کرنے کے ساتھ ہی گیانی صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ جس طرح کا وہ سلوک اس مقدس شہر کے لئے پسند فرماتے ہیں۔ اسی طرح دوسروں کے مقدس شہروں کے لئے بھی ان کو ویسا ہی سلوک پسند کرنا چاہیئے تھا۔ اور ان کے لئے بھی اسی قسم کا مطالبہ پیش کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ بہتر بات تو یہ تھی۔ کہ پیشتر اس کے کہ وہ ننکانہ صاحب کے لئے حفاظت کا مطالبہ پیش کرتے ان کو چاہیئے تھا۔ کہ مسلمانوں کے مقدس مقامات جیسا کہ مشرقی پنجاب کے سرہند شریف اور قادیان کے شہر ہیں۔ محفوظ قرار دینے کے لئے عملی قدم اٹھاتے۔ اور تمام دنیا کے سامنے ان کی مثال پیش کر کے فرماتے۔ دیکھو ہم نے رواداری سے کام لیکر ان شہروں کو جو حفاظت کا بندوبست کر دیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ننکانہ صاحب کو بھی محفوظ کر دیا جاوے۔ ایسی صورت میں کون تھا جو آپ کی آواز کو نہ سنتا۔ تمام دنیا آپ کا ساتھ دیتی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آپ نے مسلمانوں کے ویسے ہی مقدس مقامات کے ساتھ جو سلوک اب تک کیا ہے۔ وہ نہایت نازیبا ہے۔ اور کسی مہذب قوم کے شایان شان نہیں کہلا سکتا۔

مثال کے طور پر قادیان ہی کو لے لیجیئے۔ قادیان احمدیوں کے لئے ہندوستان میں سب سے مقدس شہر ہے۔ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کا مولد ہونے کا فخر اس کو حاصل ہے۔ وہاں کا ذرہ ذرہ احمدیوں کے لئے مقدس روایات کا حامل ہے۔ پھر تعداد کے لحاظ سے بھی دنیا بھر کے احمدی سکھوں سے کچھ تھوڑے ہی کم ہونگے۔ تمام روئے زمین پر ان کے مشنری پھیلے ہوئے ہیں۔ پھر اس جماعت کا عقیدہ ہے۔ کہ جس حکومت کے زیر سایہ رہے۔ اس کی پوری وفادار ہو کر رہے۔ وہ امن کی حامی اور اس کے قیام کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ اور پھر ان کے یہ عقائد کوئی پوشیدہ اور چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ اس جماعت نے اپنے ان عقائد کو ہر طریقے سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ خود مشرقی پنجاب اور ہندوستان کی حکومتوں کے ارباب حل و عقد کو بار بار اسکی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود گیانی صاحب کی قوم نے حکومت کے نشہ میں قادیان سے کیا سلوک کیا؟ کیا گیانی صاحب کو اس کا علم نہیں ہے۔ کیا ہم نے خود آپ کی توجہ بار بار اس کی طرف نہیں دلائی۔ بے شک آل انڈیا ریڈیو سے آپ غلط پراپیگنڈا کروا سکتے ہیں۔ اور فوجی ترجمانوں سے غلط بیان دلوا سکتے ہیں۔ لیکن جو کچھ آپ کی قوم نے قادیان سے سلوک کیا ہے۔ غلط پراپیگنڈا سے اس پر آپ پردے نہیں ڈال سکتے۔

اس طرح آپ ان غیر جانبدار لوگوں کی آنکھوں میں خاک نہیں جھونک سکتے۔ جنہوں نے قادیان کے حالات اپنی کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کئے ہیں خیر اس کو بھی جانے دیجئے۔ ہم گیانی جی سے پوچھتے ہیں۔ کہ خود آپ کی ضمیر اس بارے میں کیا کہتی ہے۔ اگر آپ ننکانہ صاحب کو اس لئے محفوظ کرانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کا جنم استھان ہے۔ تو اسی لئے کرانا چاہتے ہیں نا کہ آپ ان کے پیرو ہیں۔ اور آپ ان کے سچے سکھ ہیں؟ اگر آپ ان کے سچے سکھ ہیں۔ تو اپنے دل سے سوال فرمایئے۔ کہ کیا آل انڈیا ریڈیو ہندوستانی فوجی ترجمان اور پنڈت نہرو سچے ہیں جو کہتے ہیں کہ قادیان پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ اور وہاں کوئی بدسلوکی نہیں کی گئی یا وہ بات سچی ہے۔ جو آپ کی ضمیر آپ کے اندر کا من آپ کو بتاتا ہے۔ ع

گیانی جی ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی

اس کے باوجود ہم اب بھی یہی کہتے ہیں کہ اصولاً گیانی جی کا مطالبہ درست ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہم یہ عرض بھی کرتے ہیں۔ کہ کیا جن وجوہات کی بنا پر آپ ننکانہ صاحب کو محفوظ شہر قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہی وجوہات کی بناء پر احمدیوں کو بھی حق ہے کہ نہیں کہ وہ قادیان کو ایسا محفوظ شہر قرار دیئے جانے کا مطالبہ کریں۔ اور کیا آپ کے لئے یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ اپنا مطالبہ پیش کرنے سے پہلے آپ خود اس پر عمل کر کے دکھائیں۔ اور پیشتر اس کے کہ آپ پاکستان حکومت سے اپنی بات منوانے کی کوشش کریں۔ آپ مشرقی پنجاب اور انڈین یونین کی حکومت پر زور دیں کہ وہ سرہند شریف اور قادیان کو محفوظ شہر قرار دے دیں۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ "دوسروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔ جیسا کہ تم چاہتے ہو۔ کہ دوسرے تمہارے ساتھ کریں۔"

بشیر[1] کا خط پڑھکر

پرانے زخم کے ٹانکے نہ توڑو غم بڑھانے کو — ابھی تم کو مصائب کے نئے سانچوں میں ڈھلنا ہے
تلاش گوشہ ہائے عافیت میں نامرادی ہے — تمہیں تو دشمنوں کی چھاتیوں پر مونگ دلنا ہے
تمہارے سامنے ہیں زندگی کے مرحلے لاکھوں — زمانے کو پلٹنا ہے ہوا کا رخ بدلنا ہے
ابھی سے کیوں ہراساں ہو ابھی سے امن کیا معنی — ابھی تم کو دہکتی آگ کے شعلوں میں چلنا ہے
اگر رفتار دریا سست ہوتی ہے تو ہونے دو — تمہیں بپھرے ہوئے طوفاں کے پہلو میں مچلنا ہے
ابھی کیوں لگ گئی ہچکی ابھی کیوں چھٹ گئی نبضیں — ابھی تو چرخ کج رفتار کے ہمراہ چلنا ہے
پہاڑوں سے تمہیں ٹکرا کے رہنا ہے زمانے میں — تن آسانی کی نازک آرزوؤں کو کچلنا ہے
نئے اکسیر گر[2] کے نسخہ ہائے زیست ہیں کاری — تمہیں اکسیر بننے کے لئے بھٹی میں جلنا ہے

یہی ہے مقصد ہستی یہی بس کام کرنا ہے
ہمیں دار الاماں میں جا کے اب آرام کرنا ہے

[1] میرا چھوٹا بھائی [2] محمود ایدہ اللہ تعالےٰ

صدیق ثاقب (زیروی)

تعطیلات کے باعث ناغہ

یوم الحج و عید الاضحیہ کے باعث مورخہ ۲۶ و ۲۷ ؍ اکتوبر کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔

(منیجر الفضل لاہور)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کھل گیا ہے

اساتذہ اور طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سکول لاہور میں ایک عارضی عمارت میں کھل گیا ہے۔ جو اساتذہ اس وقت لاہور سے باہر پاکستان میں ہوں وہ ۲۷ ؍ اکتوبر بروز سوموار تک لاہور پہنچ جاویں۔ غیر حاضری کی صورت میں بازپرس ہوگی۔ طلباء بھی اس اعلان کو دیکھتے ہی لاہور پہنچ جاویں۔ تا اپنی تعلیمی کمی کو بروقت پورا کر سکیں۔ سکول کی عمارت کا علم جودھامل بلڈنگ میں نظارت تعلیم و تربیت کے دفتر سے کیا جا سکتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

تعلیم الاسلام کالج قادیان و لاہور کے احمدی طلباء کے لئے

تعلیم الاسلام کالج قادیان و لاہور کے کالجوں کے دیگر احمدی طلباء صبح دس بجے سے بارہ بجے کے درمیان ناظر تعلیم و تربیت کے دفتر جودھامل بلڈنگ میں مجھے ملیں۔ نیز وہ احمدی طلباء بھی جو فرسٹ اور تھرڈ ایئر میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔

(فیض الرحمٰن فیضی ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج قادیان)

ضرورت ہے

ہمیں بہت سے نائیوں۔ دھوبیوں۔ ترکھانوں اور معماروں کی ضرورت ہے۔ جو دوست یہ کام جانتے ہیں۔ وہ جلد مجھے ملیں۔ اجرت کا تصفیہ ملنے پر کیا جائیگا۔ (ناظم تجارت جودھامل بلڈنگ لاہور)

ضروری اعلان

دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اخبار "نوائے وقت" میں بہت سی دکانوں کی تقسیم کا جو اشتہار ہے۔ دوست فوری طور پر اسکی طرف متوجہ ہوں۔ اور جلد اپنی درخواستیں پر کر کے متعلقہ افسر کو دیں۔ اور درخواست دینے کے بعد مزید تفصیلات کے لئے مجھ سے ملیں۔ (ناظم تجارت جودھامل بلڈنگ لاہور)

بابا امیر احمد صاحب و سید عمر شاہ صاحب فوراً لاہور پہنچیں

اطلاع ملی ہے۔ بابا امیر احمد صاحب اکاؤنٹنٹ الفضل و سید عمر شاہ صاحب کلرک قادیان سے آگئے ہیں۔ وہ فی الفور دفتر میں حاضر ہو جائیں۔ بابا امیر احمد کے ساتھ اگر کوئی ریکارڈ ہو۔ تو وہ بھی ساتھ لائیں۔

(عبد الواحد منیجر الفضل)

سڑوعہ کی معرکۃ الآرا جنگ

موضع سڑوعہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور کی آبادی تقریباً چار ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار ہندو اور چوہڑے اور چمار یعنی غیر مسلم تھے اور اڑھائی ہزار کے قریب مسلمان تھے۔ مسلمانوں میں گھوڑے واہا راجپوت قوم مالکان دیہہ تھے۔ سوائے چند گھروں کے باقی سب راجپوت۔ باشندگان دیہہ کا مورث اعلےٰ ایک ہی شخص تھا۔ جس کے آباد اجداد نے مغلیہ خاندان کے عہد میں اس گاؤں کو بسایا تھا سکھوں کے عہد سے پہلے اور نیز ان کے عہد میں بھی اس گاؤں کی حکومت ارد گرد کے مواضعات پر تھی۔ جن میں ۲۷ مواضعات پر توجبری طور پر حکومت چلی آتی تھی۔ اور ۶۳ گاؤں زرخرید تھے۔ سڑوعہ میں ایک قلعہ بھی ہوا کرتا تھا۔ سکھوں کے عملداری میں اس گاؤں پر سخت تباہی آئی۔ انگریزی عملداری آنے سے تھوڑا عرصہ ہی پہلے سکھوں نے اس قلعہ کو مسمار بھی کر دیا تھا۔ انگریزی عملداری کی آمد پر اس گاؤں کے تمام مواضعات چھن گئے۔ صرف ایک دو گاؤں میں اعلےٰ ملکیت کے کچھ حقوق بقایا تھے۔ گھوڑے واہا راجپوت قوم کے مواضعات تعداد میں ضلع جالندھر اور ضلع ہوشیارپور اور ضلع لدھیانہ میں ۱۸۶۰ ہوا کرتے جن میں سے چند مواضعات کو چھت یعنی چھتر (جو کہ حکومت کی علامت ہوا کرتی تھی) کہلانے کا فخر حاصل تھا۔ ان میں سڑوعہ کو بڑھا چھت کہا کرتے تھے۔ ان سے کم درجہ کے بعض مواضعات کو مکان کہا کرتے تھے۔ چونکہ سڑوعہ کی اراضی انگریزی عملداری میں بہت کم رہ گئی تھی۔ اسی لئے اس کے باشندگان زمینداری کے علاوہ ملازمت پر عام طور پر گزر کیا کرتے تھے۔ ملازمت کی وجہ سے یہاں کے باشندے خوشحال ہو گئے تھے۔ ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء میں سڑوعہ میں احمدیت کا آغاز ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی یہاں ایک مخلص جماعت تیار ہو گئی تھی۔ اور اب اس گاؤں میں ایک ہزار کے قریب مرد زن اور بچے احمدی تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح موعود اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ ہی سے یہ جماعت ضلع کی جماعت تھی۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے یہ گاؤں بھی مشرقی پنجاب میں ہو گیا اور ہندوستانی حکومت کے ماتحت ہو گیا۔ اس گاؤں کا ذیلدار چوہدری عبدالرحمٰن خاں تھا۔ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۴۷ء کو بعد ازاں میں نے اسی شخص کو معہ قبائل لاہور دیکھا اور وہ اور اس کا قبیلہ مجھے دیکھ کر رو پڑے۔ کسی نے مجھے وہاں ہی کہا۔ کہ یہ غدار بھی اب پاکستانی ہو گیا ہے۔ جس کے دوستانہ تعلقات ہندو تھانیدار علاقہ کے ساتھ تھے۔ تھانیدار نے اسے قبل از وقت ہی بتا دیا تھا۔ کہ آپ کے گاؤں پر حملہ ہونے والا ہے آپ وہاں سے چلے جاویں۔ چنانچہ کئی روز پہلے یہ ذیلدار اسلام سے مرتد ہو کر اور معہ قبیلہ خود ہندو بن کر قریب کے ہندو گاؤں کریم پور میں چلا گیا۔ اور اپنے ساتھ ۲ بندوقیں اور متعلقہ گولی بارود بھی لے گیا پھر ہندو فوج نے اس گاؤں کو غیر مسلح کر دیا۔ اور حملہ سے ایک روز پیشتر غیر مسلم گاؤں کو چھوڑ کر چلے گئے۔ مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۴۷ء بروز سنیچر وار صبح کے ۹ بجے سکھ سڑوعہ کے ارد گرد جمع ہونا شروع ہو گئے اور آناً فاناً ۱۲ ہزار مسلح سکھ حملہ آور آ گئے۔ ادھر سڑوعہ میں صرف پانچ بندوقیں رہ گئی تھیں اور سات درے تھے۔ جن میں سے سکھ گاؤں میں داخل ہو سکتے تھے یہ مسلمان باشندگان دیہہ نے ان سات دروں پر ہی اپنی حفاظتی چوکیاں قائم کر لیں اور تہیہ کر لیا۔ کہ مر جائیں گے۔ مگر سکھوں کو گاؤں کے اندر داخل نہیں ہونے دیں گے۔ ادھر سکھوں نے پیغامات بھیجنے شروع کئے کہ سڑوعہ کو بغیر لڑائی کے خالی کر دو۔ ورنہ قتل و غارت کے علاوہ عورتوں کی بھی بے عزتی کی جائے گی۔ مسلمانوں نے سکھوں کی اس دھمکی کی پرواہ نہ کی۔ بالآخر دن کے دو بجے گاؤں کے باہر لڑائی شروع ہو گئی۔ مشرقی درے پر ہندو گوجروں نے حملہ کیا تھا۔ جب ایک کوٹھے پر سے ان پر گولی برسنی شروع ہوئی۔ تو وہ تو دم دبا کر بھاگ گئے۔ پھر لڑائی میں شامل ہونے کا ان کو حوصلہ نہیں پڑا۔ صوبیدار عبدالمجید خان احمدی پنشنر اور چوہدری عبدالحکیم خان احمدی نے اپنی اپنی بندوقوں سے کارہائے نمایاں دکھائے۔ وہ اپنا درہ چھوڑ کر دوسرے غیر محفوظ دروں کی طرف بھی جا کر فائر کرتے رہے اور پھر اپنا درہ آ سنبھالتے تھے جب ۵ بجنے کے قریب ہوتے تو اس وقت صرف ۱۴ گولیاں باقی رہ گئی تھیں۔ لیکن ابھی تک سکھوں کو گاؤں کے اندر داخل نہیں ہونے دیا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اچانک اس طرح مدد فرمائی کہ ایک مسلمان فوجی ٹرک وہاں آ نکلا۔ دراصل گاؤں کے تین فوجی اشخاص اپنا قبیلہ نکالنے کے لئے فوجی ٹرک لائے تھے۔ جب ان مسلمان فوجیوں نے دیکھا کہ سکھ گاؤں پر حملہ آور ہیں۔ تو انہوں نے ان پر گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ اس سے سکھوں میں بھاگڑ مچ گئی۔ صرف پانچ فوجیوں کے آگے ۱۲ ہزار سکھ بھاگ نکلا۔ اور آگ لگانے کے لئے تیل کے پیپے جو ہمراہ لائے تھے۔ وہ سڑوعہ والوں کے ہاتھ لگے۔ اس طرح عین آخری وقت پر اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص بندوں کی تائید و نصرت فرما کر سڑوعہ کی مستورات کی عزت اور انکو قتل عام سے بچایا بعض مستورات نے اس جنگ میں لڑنے والے مردوں کو پانی پلانے کا کام کیا۔ جو کہ نہایت شاندار کام تھا۔ سڑوعہ کے ۱۷ مردوں اور سکھوں کے ۶۱ مرد کام آئے معلوم ہوا ہے کہ تھانیدار نے اس تعداد کا سرکاری رپورٹ میں ذکر کیا ہے۔

صوبیدار عبدالمجید صاحب کا بازو شدید طور پر زخمی ہو گیا۔ باایں ہمہ وہ اپنے کام سے پیچھے نہیں ہٹے۔ اب میو ہسپتال لاہور میں ان کا علاج ہو رہا ہے۔ احمدیوں میں سے چوہدری احمد خاں ولد بڈھے خاں اور اللہ بخش تیلی شہید ہوئے۔ میرا تایازاد بھائی احمد علی خان ویٹرنری انسپکٹر پنشنر بھی اس لڑائی میں کام آیا۔ یہ ۱۷ اشخاص اپنے مال و جان و عزت وطن اور اسلام کی حفاظت میں شہید ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ پھر دوسرے دن اسی فوجی ٹرک کی امداد سے سڑوعہ کے مسلمان ہجرت کر کے گڑھ شنکر میں پناہ گزین ہو گئے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ دوسرے دن ہی تھانیدار علاقہ سڑوعہ پہنچا اور سڑوعہ کو لوٹ لینے اور پانچ پیچھے رہنے والے مسلمانوں کو جن میں ایک عورت دیگر لنگڑے لولے تھے قتل کر دینے کا حکم دیدیا۔ چنانچہ سڑوعہ لوٹ لیا گیا اور غریبوں قتل کر دئے گئے۔ تھانہ سے سڑوعہ صرف ۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مگر تھانیدار نے سکھ قزاقوں اور قاتلوں کو سڑوعہ پر حملہ کرنے سے نہیں روکا یہ ہے مشرقی حکومت۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اعلان برائے آنریری انسپکٹران بیت المال

پیشتر ازیں اعلان کرایا جا چکا ہے۔ اس وقت وصولی چندہ کے لئے ایسے مستعد اور محنتی مخلص دوستوں کی ضرورت ہے۔ جو حسب ہدایات ناظر بیت المال پاکستان کی جماعتوں میں دورہ کر کے زیادہ سے زیادہ چندہ جمع کر کے خزانہ لاہور میں جمع کرائیں۔

مگر افسوس ہے کہ دوستوں نے اس خدمت سلسلہ کی طرف ابھی تک توجہ نہیں فرمائی۔ سوائے ایک درخواست کے اور کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی لہٰذا پھر دوبارہ دوستوں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنے نام مع تصدیق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب پیش کریں۔ تاکہ ان سے کام لیا جاوے۔ دورہ کی حالت میں اصل سفر خرچ دیا جاوے گا۔

(ناظر بیت المال)

غریب پناہ گزینوں کیلئے گرم کپڑے اور بستر

غربا کے لئے گرم کپڑوں اور بستروں کی فوری ضرورت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد دوستوں کے پاس پہنچ چکا ہے اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں (اور) وہ گرم کپڑوں اور بستروں کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج کر اس کار خیر میں شامل ہو سکتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس کام میں تاخیر نہ کریں۔

تنظیم کی برکات

جماعت احمدیہ کی تنظیم کی برکات سے ہر احمدی بخوبی واقف ہے کہ آج تک نہایت نازک مواقع پر ہماری تنظیم ہمارے لئے مفید اور بابرکت ثابت ہو چکی ہے۔ جماعت پر بارہا ایسے دور آئے ہیں۔ کہ بظاہر حالات سے کشتی احمدیت کا اس سے بچ نکلنا ناممکن نظر آتا تھا۔ لیکن محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جماعت کی تنظیم کے طفیل ہمیشہ وہ تمام چٹانوں سے بچتی ہوئی ساحل مراد پر جا پہنچی۔ ان تمام فتن کی تفاصیل میں اس وقت جانے کی ضرورت نہیں جو اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی طرف سے نخل احمدیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے بپا کئے گئے۔ صرف ان مشکل لمحات اور نازک گھڑیوں کا تصور کر کے جو فتنہ مستریاں اور فتنہ احرار وغیرہ کی وجہ سے ہم پر آئیں۔ یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ کس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ان سب سے محفوظ و مصئون رہے۔ اور جماعت کی بے مثال تنظیم نے ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود کس طرح دشمنوں کو ناکام و نامراد رکھا۔

مشرقی پنجاب میں اس وقت سکھوں کی فساد انگیزی کی وجہ سے مسلمانوں پر جو مصائب نازل ہوئے ان سے احمدیوں کا حصہ نہ ہونا ناممکن تھا۔ لیکن اس وقت تک کے واقعات پر نظر ڈالنے سے پھر ایک دفعہ یہ حقیقت عیاں ہو رہی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی تنظیم کی وجہ سے دوسروں کی نسبت احمدیوں پر ان مشکلات کا اثر بہت کم ہوا جب حکومت کی فوجی طاقتیں ان علاقوں سے مسلمانوں کے اخراج پر تلی ہوئی تھیں۔ تو اس امر کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ رعایا کا کوئی طبقہ اپنی جگہ پر قائم رہ سکے لیکن نقل مکانی کے دوران میں جو دوسرے مسلمانوں کو جو تکالیف پہنچیں۔ اور جو نقصانات اٹھانے پڑے احمدی بہت حد تک ان سے بچے رہے۔ کون نہیں جانتا کہ اکثر مسلمانوں کو قافلوں کی صورت میں پیدل چل کر پاکستان پہنچنا پڑا۔ اور اس سفر میں ان غریبوں پر جو کچھ گذری وہ ایسی المناک داستان ہے کہ جسے سُن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے بیماروں، ضعیفوں، عورتوں بچوں کا سینکڑوں میل کا پیدل سفر کرنا۔ اور پھر ایسے لوگوں کا جو چند میل بھی پیدل چلنے کے عادی نہ تھے کوئی معمولی تکلیف نہیں۔ پھر اس پیدل سفر کی تکلیف کے علاوہ بھوک۔ پیاس کی شدت بچوں کے لئے دودھ وغیرہ کا مہیا نہ ہونا۔ اور خانماں برباد لوگوں کا درختوں کے پتے کھا کھا کر روح و تن کے رشتہ کو قائم رکھنے کی کوشش کرنا وغیرہ وغیرہ بے شمار ایسی تکالیف ہیں۔ جو ان کو پیش آئیں اور مزید برآں مسلح ظالموں کے حملے جن کے نتیجہ میں بیشمار جانوں کا تلف ہو جانا عورتوں کا اغوا وغیرہ وغیرہ صدہا قسم کے صدمات برداشت کرنے کے بعد یہ قافلے منزل مقصود پر پہنچے اور پہنچ رہے ہیں۔ پھر پاکستان میں داخل ہو کر گو حکومت ان کی ہر ممکن امداد کی کوشش کرتی ہے

پھر بھی بعض ایسی باتوں کی وجہ سے جو اس کے بھی اختیار سے باہر ہیں۔ پناہ گزینوں کو جو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں وہ سب پر عیاں ہیں۔ جن لوگوں نے کھلی سڑکوں اور میدانوں میں ان مظلوموں کو ڈیرے ڈالے دھوپ اور شدید بارش میں پڑے دیکھا ہے سو وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ کتنی بڑی آفت تھی۔ مگر اس کے مقابلہ میں آپ دیکھئے احمدی احباب اور ان کے بیوی بچے کس آرام اور سہولت کے ساتھ لاریوں میں محفوظ پاکستان پہنچے ہیں۔ صبح کو قادیان سے روانہ ہو کر شام کو لاہور پہنچ جاتا۔ اور یہاں پہنچ کر ان کی خدمت کیلئے سلسلے کے کارکنوں کا موجود ہونا ان کے پہنچنے سے قبل ان کے لئے رہائش۔ کھانے پینے کا انتظام طبی امداد کا انتظام یہ سب سہولتیں کو صرف تنظیم جماعت کی وجہ سے حاصل ہوئیں۔ پھر ان سب باتوں سے بڑھ کر ایک ایسے وجود کا محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے سر پر ہونا جو دن رات ان کی بہتری اور بہبودی کے لئے بے چین رہتا اور اپنی انتہائی کوشش اور بہترین استعداد میں ان کی بھلائی اور ان کی مشکلات کو کم کرنے میں صرف کر رہا ہے دنیوی اسباب کے علاوہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر ان کے لئے بارگاہِ ایزدی میں سربسجود ہوتا اور دعائیں کرتا ہے۔ یہ سب ایسی نعمتیں ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے سوا تمام ہندوستان میں کسی مسلمان کو حاصل نہیں اور یہ سب کچھ ہماری تنظیم کا نتیجہ ہے۔ احمدیوں کو از سر نو آباد کرنے اور معزز و موقر قوم کی حیثیت سے زندہ رہنے کے لئے ہمارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جو سعی فرما رہے ہیں۔ اور مسلسل دن رات جو کوشش فرما رہے ہیں۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ اور سارے ملک میں کسی مسلمان کے لئے اس کا عشر عشیر کوشش بھی نہیں ہو رہی ایسا سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جس پر ہر فرد جماعت کو اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور اب کہ جماعت کی تنظیم کی برکات اس قدر واضح ہو چکی ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت کی تنظیم زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو۔ اور اس میں کوئی کمزوری نہ آنے پائے۔ اور اس کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ مصائب اور مشکلات کے دور تو مومنوں پر ہمیشہ آتے رہے ہیں اور آتے رہیں گے یہ سنت اللہ ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی لیکن اگر آج جماعت نے حبل اللہ کو مضبوطی کیساتھ تھامے رکھا اور وقتی مشکلات سے گھبرا کر اپنی گرفت کو ڈھیلا نہ ہونے دیا۔ تو وہ وقت عنقریب آ جائے گا۔ کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں ایک باوقار اور زبردست قوم نظر آنے لگے گی۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ تنظیم کی برکات کا اتنی بار تجربہ کرنے کے بعد بھی جو لوگ اس کی قدر و قیمت کو پوری طرح نہ سمجھ سکیں اور اسکے لئے قربانی کرنے کو تیار نہ ہوں۔ ان سے زیادہ بدقسمت کوئی نہیں ہو سکتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو ہر قسم کے ابتلاء سے بچائے اور انہیں اس حقیقت کو کما حقہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ان کی طاقت کا اصل منبع یہی تنظیم ہے

(خاکسار رحمت اللہ شاکر)

نئے دور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ستمبر ۱۹۴۵ء کے ارشادات

فرمایا!

(۱) ”دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر قدم پر نئی تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلی تبدیلی اپنے وقت کے ساتھ گذر گئی۔ اب پھر نئی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ کل کی قربانی آج کام نہیں آ سکتی۔ جس طرح کل کا کھایا ہوا آج کام نہیں آ سکتا“

(۲) جماعت کے لئے اب نیا دور آنے والا ہے۔ ایک نیا پھیرا اور ایک نیا چکر ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ جماعت کو پھیرنا چاہتا ہے۔ جو اس چکر پر پھیر جائے گا۔ اور جس طرف اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ مڑ جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کریگا“

(۳) ”لیکن جو شخص یہ کہے گا کہ میں بہت سے چکر پہلے کاٹ چکا ہوں اور اب تھک گیا ہوں۔ اس لئے میں یہ چکر نہیں کاٹ سکتا۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی۔ جو یہ کہتا ہو کہ میں نے کل پرسوں یا اترسوں کھانا کھایا تھا۔ اس لئے آج کھانا نہیں کھاؤں گا۔ جو شخص زندگی کے ساتھ کھانا ترک کر دیتا ہے وہ زندگی نہیں۔ موت کا منہ دیکھتا ہے۔ اسی طرح جو جماعتیں صرف اپنی پچھلی قربانیوں پر انحصار رکھتی ہیں۔ اور آئندہ قربانی سے رک جاتی ہیں۔ وہ زندگی نہیں بلکہ موت کا منہ دیکھتی ہیں“

(۴) میں جماعت کے مخلصین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی خدمت کے لئے ہر بوجھ کو خوشی سے برداشت کریں گے اور اپنے حیات و استقلال کو قائم رکھتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھتے چلے جائینگے کیونکہ ہمارا کام بہت وسیع ہے۔ ہماری ذمہ داریاں بہت اہم ہیں اور ہمارے فرائض اتنے نازک ہیں۔ کہ ہماری ذرا سی غفلت اور ذرا سی کوتاہی بھی بہت بڑے نقصان کا موجب ہو سکتی ہے“۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کے احکام پر پوری طرح عمل کی توفیق بخشے اور وہ جو دفتر اول کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے سال سوم کے موقعہ پر اپنے مقدس امام کی خدائی آواز پر اپنی خوشی اور مرضی سے لبیک کہہ چکے ہیں وہ وقت کی نزاکت اور سلسلہ کی اہم اور فوری ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد سے جلد اپنے وعدے پورے کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ احمدیت اور تبلیغ اسلام پوری طرح جاری رہ سکے۔ اور تحریک جدید کے بیرونی ممالک کے مبلغ اپنا کام اسی طرح کرتے چلے جائیں۔

(۵) ”بہرحال میں امید کرتا ہوں کہ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں ہی کیوں پیش نہ ہو“

(۶) پس تحریک جدید کا ہر مجاہد اپنے تحریک جدید کے چندے اگر وہ اپنی جماعت میں ادا کرتا ہے یا براہ راست ارسال کرتا ہے تو جلد سے جلد ادا کرے۔ دوستوں کو یاد رہے کہ تحریک جدید کا ہر قسم کا چندہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ پاکستان لاہور یا حضرت اقدس کے حضور براہ راست معہ اسم وار تفصیل کے ارسال فرما دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینیجر)

غیر مسلموں پر تشدد کے افسانے

مبالغہ آمیز تھے

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کے چیف لیبر ایڈمنسٹریشن آفیسر رائے بہادر نتھو رام نے ڈیرہ غازیخاں مظفر گڑھ اور ملتان کے اضلاع سے واپس آ کر کہا کہ انہیں غیر مسلموں نے اپنے ساتھ بدسلوکی کی جو خبریں بھیجی تھیں وہ تحقیقات پر بڑی حد تک مبالغہ آمیز ثابت ہوئیں۔

دہلی سے ۱۲ ہزار پناہ گزین پاکستان میں

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ کل دہلی سے مہاجرین کی چھ گاڑیاں پاکستان داخل ہوئیں جن میں ۱۲ ہزار مسلمان آسکے۔ ان میں سے چار والٹن اور دو ماڑی انڈس آئیں۔ فوجی لاریوں میں جو مسلمان پہنچے ان میں ڈیڑھ ہزار سلیم پور سے اور پانچسو انبالہ و کرنال سے آئے۔

آج والٹن میں صرف ایک شخص ہیضہ سے ہلاک ہوا۔ دوسرے مرضوں سے ۲۶ موتیں ہوئیں والٹن کیمپ میں کل آبادی پچاس ہزار تین سو تراسی تھی نو واردوں کی تعداد اٹھارہ ہزار سات سو اسی تھی۔ تیرہ ہزار نو سو چھیاسٹھ مہاجرین باہر بھیجے گئے۔ ضلع شاہ پور میں سیال موڑ اور شاہ نکدر کے کیمپ مہاجرین سے بالکل بھر گئے ہیں۔

راجہ غضنفر علی خاں کی تقریر

راولپنڈی ۲۳ر اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خوراک راجہ غضنفر علی خاں نے ایک تقریر میں کہا "میرا آدھا مشن کامیاب ہو گیا ہے اب مسلمان غیر مسلمانوں کی جان و مال کے تحفظ کے لئے بیتاب ہیں۔

چاولوں کے ذخیروں کو نقصان

پہنچا تو معاوضہ دیا جائیگا حکومت مغربی پنجاب کا فیصلہ

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ گجرات سیالکوٹ۔ منٹگمری جھنگ و لائلپور، گوجرانوالہ و گڑھ میں جن بنکوں کے چاول اور دھان کے ذخیروں کو فرقہ وارانہ فساد یا کسی اور حادثہ سے نقصان پہنچے گا انہیں معاوضہ دیا جائے گا اس فیصلہ پر ۱۵ر اکتوبر ۱۹۴۷ء سے عملدرآمد شروع ہو گا۔

حکومت نے بنکوں کے مطالبات کی تکمیل کے لئے ملوں میں فی من چاول پر ایک روپیہ سرچارج لگا دیا ہے

جموں میں ڈوگرہ فوج اور راشٹریہ سیوک سنگھ کی چیرہ دستیاں

ضلع سیالکوٹ کے کئی دیہات جلا دیئے گئے

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گوندل۔ راول۔ اسماعیل پور۔ چک راول کے کافی حصے جلا دیئے گئے ہیں مسلمان ان دیہات کو خالی کر کے پاکستان کی طرف آرہے ہیں فساد زدہ علاقوں کی طرح حفاظتی اقدامات کے پیش نظر فوجی دستہ بھیجا گیا ہے

جموں و کشمیر سے آنے والے مہاجرین کا بیان ہے کہ ریاستی فوج نے ضلع سیالکوٹ کے دو دیہات نڈالہ اور رکھیلیاں پر بھی حملے کئے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک قریباً ڈیڑھ سو دیہات نذر آتش کئے جا چکے ہیں ڈوگرہ فوج اور راشٹریہ سیوک سنگھ مسلمان خواتین کو اغوا کر رہی ہے۔ مہاراجہ کشمیر اور وزیر اعظم مہر چند مہاجن بڑھتے ہوئے فسادات کی وجہ سے خود جموں پہنچ گئے ہیں۔ لیکن فسادات کی آگ پہلے سے زیادہ شعلہ زن ہے۔

خالی دکانوں کی تقسیم کا اعلان

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ بیڈن روڈ لاہور کی بہت سی خالی دکانوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تمام درخواستیں مین شاپ آفس موہن لال روڈ لاہور میں ۲۷ ر ۲۸ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ۱۰ بجے صبح سے لے کر چار بجے بعد دوپہر تک وصول کی جائیں گی اگر کسی شخص کو ان دکانوں کی تقسیم کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو وہ مذکورہ بالا تاریخوں سے پیشتر درخواست دے دکانیں صرف ایسے پناہ گزینوں کو تقسیم کی جائیں گی جو یہ ثبوت مہیا کریں گے کہ جس قسم کی دکان کے متعلق درخواست کی گئی ہے وہ پہلے بھی وہی کاروبار کرتے تھے۔ درخواست کنندگان کو ہر قسم کے سرٹیفکیٹ اور کاغذات درخواستوں کے ہمراہ منسلک کرنے چاہئیں۔

دکانوں کی تقسیم کے متعلق تمام شرائط مین شاپ آفس موہن لال روڈ لاہور کے باہر چسپاں کر دی گئی ہیں

اقلیتوں کو ۲۵ فی صدی نمائندگی

مسٹر گاندھی کے نمائندہ کی تجاویز

لاہور ۲۳ر اکتوبر۔ مسٹر گاندھی نے مسٹر سندر لال کو مغربی پنجاب کی فرقہ وارانہ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا۔ انہوں نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کی خدمت میں ایک فارمولا پیش کیا ہے جس میں انہوں نے مشرقی اور مغربی پنجاب میں قیام امن کے لئے تجاویز پیش کی ہیں مسٹر سندر لال نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہر دو صوبوں کی وزارتوں میں اقلیتوں کے اخراج کا پروگرام ملتوی کر دیا جائے اور دریں اثناء پر امن حالات قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور سرکاری ملازمتوں میں اقلیتوں کو کم از کم ۲۵ فیصدی نمائندگی دی جائے۔

روس کو تیل کی مراعات نہیں دی

جائیں گی ایرانی پارلیمنٹ کا اہم فیصلہ

طہران ۲۳ر اکتوبر۔ گزشتہ ہفتہ ایرانی پارلیمنٹ میں کثرت رائے سے ایک بل پاس ہو گیا جس کے مطابق آئندہ غیر ملکی طاقتوں کو ایران میں تیل کی رعایات نہیں دی جائینگی اور غیر ملکی سرمایہ سے کوئی آئیل کمپنی قائم نہیں کی جا سکے گی۔ پارلیمنٹ نے وزیر اعظم ایران مسٹر قوام السلطنت کے خلاف اپوزیشن کی تحریک مذمت پر غور و خوض ملتوی کر دیا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ تیل کی کمپنیوں کے متعلق جو بل پاس ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے اب روس کو بھی آذر بائیجان کے تیل کی رعایت نہیں دی جائے گی۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق وزیر اعظم ایران نے آج پارلیمنٹ میں واضح الفاظ میں یہ کہہ دیا ہے کہ روس کو تیل کی مراعات نہیں دی جا سکتیں۔

فرانسیسی مجلس وزراء مستعفی ہو گئی

پیرس ۲۳ر اکتوبر۔ فرانسیسی مجلس وزراء نے اپنے اجلاس امروزہ میں بالاتفاق مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

۴ جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی اجازت ہو گی

چھ لاکھ سے زائد مالیت کا کپڑا برآمد کر لیا گیا

احمد آباد ۲۳ر اکتوبر۔ کپڑے کی چور بازاری کے سلسلے میں پولیس نے متعدد چھاپے مارے اور چھ لاکھ روپیہ سے زائد مالیت کا کپڑا دکانوں سے برآمد کیا پولیس نے تقریباً گیارہ دکانوں اور گوداموں پر چھاپے مارے مزید تفتیش جاری ہے۔

برمی وزیر اعظم کی قائد اعظم سے ملاقات

کراچی ۲۳ر اکتوبر۔ برما کے وزیر اعظم اور وزیر خزانہ لندن سے رنگون واپس جاتے ہوئے کراچی پہنچے۔ انہوں نے قائد اعظم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا وہ عنقریب رنگون روانہ ہو جائیں گے!

کشمیر حیدرآباد اور جوناگڑھ کی ریاستوں کا مسئلہ

تصفیہ کے لئے خاص کانفرنس منعقد ہو گی

نئی دہلی ۲۳ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر، حیدرآباد اور جوناگڑھ کی ریاستوں کے ساتھ تعلقات کے سلسلے میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں انہوں نے اس درجہ نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ تصفیہ کے لئے انڈیا اور پاکستان کے نمائندوں کی ایک کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے اور اغلب خیال ہے کہ یہ کانفرنس بہت جلد منعقد ہونے والی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس میں چند برطانی نمائندوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔ اور ان سے فیصلہ کرایا جائے گا

سندھ سے ۲۹ اشیاء باہر لیجانیکی ممانعت

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ آج حکومت سندھ نے ۲۹ اشیاء کی فہرست پیش کی ہے جن کے صوبہ سے باہر لے جانے کی پناہ گزینوں کو ممانعت کی گئی ہے ان اشیاء میں حسب ذیل شامل ہیں۔

سوتی کپڑا و جرسلا ہوا نہ ہو) اونی اشیاء سینے کا دھاگا۔ کوئلہ۔ صابن۔ سامان نوشت و خواند (سٹیشنری) ہوزری۔ جراحی کے آلات عینک سازی کا سامان۔ عمارتی مواد۔ آہنی مشینری وغیرہ

سرکاری پریس نوٹ میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ فی الحال اس فہرست میں اضافہ کی ضرورت نہ ہو گی لیکن اگر کوئی دوسری شے (جس کا ذکر فہرست میں نہیں کیا گیا ہے) سندھ میں نایاب ہو گی تو اسے بھی فہرست میں شامل کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ گورنمنٹ یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ فہرست میں جن اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے ان کو سندھ میں ایک م

ہم ہندوستانی یونین سے اشتراک کبھی منظور نہ کریں گے

قائداعظم جناح کا اہم بیان

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح نے آج رائٹر کے نمائندہ خصوصی سے انٹرویو کے دوران میں یہ اعلان کیا کہ پاکستان کسی طاقت کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے گا۔ اور وہ مشترکہ مرکز کے ماتحت کسی شکل میں بھی دونوں آزاد خود مختار ملکوں (پاکستان و ہندوستان) کی یونین قائم کرنے کی تجویز قبول نہیں کرے گا۔

دو قوموں کا نظریہ

آپ نے دو قوموں کے تصور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ درحقیقت یہ ایک نظریہ نہیں۔ بالکل واضح حقیقت ہے ہندوستان کی تقسیم اسی حقیقت کی بناء پر ہوئی ہے۔ گزشتہ دو مہینوں کے گھناؤنے اور افسوسناک واقعات اور ہندوستانی یونین کی طرف سے پاکستان سے ہندو و سکھ نکال لے جانے کی کاروائی نے اس حقیقت کی پوری تائید و تصدیق کر دی ہے۔

فسادات کی سازش

فرقہ وارانہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک منظم سازش کا نتیجہ تھے۔ اور اس سازش کا مقصد پاکستان کی نئی مملکت کو متزلزل کرنا تھا۔ اب اس ابتر صورت حالات کا صرف یہ علاج ہے۔ کہ ہندوستانی یونین شیطنت کو پوری سختی سے دبا دے۔ سازشوں کی جڑوں تک کو اکھاڑ پھینکے۔ اور منضبط سازشی عناصر کو کچل دے۔

دونوں نوآبادیات کا فرض

اب دونوں نوآبادیات کا اولین فرض اپنے اپنے علاقوں میں کامل امن اور ضبط کی بحالی ہونا چاہیئے۔ ہندوستان کی تقسیم ہر دو نوآبادیات کے درمیان ایک باضابطہ معاہدہ کا نتیجہ تھی۔ اب ہمیں ماضی کو دفن کر کے یہ تہیہ کر لینا چاہیئے کہ ماضی کے تمام واقعات کے علی الرغم ہم دوست رہیں گے۔ ہمیں ہمسایہ کے طور پر ایک دوسرے سے بہت کچھ حاصل کرنا ہے۔ اور ہم اخلاقی اور سیاسی اعتبار سے ایک دوسرے کو بہت امداد دے سکتے ہیں۔

اقلیتوں کا تحفظ

اقلیتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ دونوں نوآبادیات میں اقلیتوں کو یہ احساس دلانا ضروری ہے۔ کہ ان کا جان و مال اور عزت بالکل محفوظ رہیں گے۔ اور ان کی متعلقہ حکومتیں ان سے منصفانہ سلوک کریں گی۔ پاکستان اسی پالیسی پر گامزن ہوگا۔ اور اپنی تمام غیر مسلم اقلیتوں میں اعتماد اور کامل تحفظ کا احساس پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہے گا۔ لیکن ہر شہری کا بھی یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی حکومت کا وفادار رہے۔ حکومت کے ہر باغی فرد یا جماعت سے نپٹنے کے لئے قانون کا ہاتھ کافی مضبوط ہوگا۔ ہم وفاداری کے امتحان کے لئے (سکولوں کی طرح) کوئی امتحان تجویز کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ ہم پاکستان کے کسی ہندو سے یہ ہرگز دریافت نہیں کریں گے۔ کہ آیا جنگ چھڑنے پر آپ ہندوؤں کو گولی کا نشانہ بنائیں گے؟

ہندوستان کی مسلم اقلیت

ہندوستان کی مسلم اقلیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ شرانگیز پروپیگنڈا جاری ہے کہ مسلم لیگ نے ہندوستان کی مسلم اقلیت سے غداری کی۔ اور ان سے جو کچھ ہو رہا ہے۔ یا آئندہ ہوگا۔ پاکستان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندوستان میں اقلیتوں کی حیثیت میں رہنے کے نتائج کا پورا احساس تھا۔ لیکن وہ اپنی عزت و ناموس کا خاتمہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کسی کو یہ علم نہیں تھا کہ ہندوستان کا ایک نہائیت مضبوط عنصر مسلمانوں کا وجود ختم کرنے کے درپے تھا۔ اور اس کے اس مقصد کے حصول کی خاطر ایک منظم سکیم تیار کر رکھی تھی مجھے امید ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت اس غنڈہ گردی کو سختی سے دبا دے گی۔

تقسیم فلسطین کی مخالفت

مسئلہ فلسطین کے متعلق آپ نے فرمایا۔ "مجھے اب بھی یہ امید ہے۔ کہ تقسیم فلسطین کی سکیم مسترد کر دی جائے گی۔ نہیں تو یہ تقسیم خطرناک تباہی اور بے مثال تصادم کا پیش خیمہ ہوگی۔ یہ تصادم صرف عربوں اور تقسیم کی سکیم کو بروئے کار لانے والی طاقت کے درمیان ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ تمام عالم اسلام ایسے فیصلہ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دے گا۔ کیونکہ تاریخی سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے ایسے فیصلہ کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں۔ ایسی صورت میں پاکستان کے سامنے صرف یہی راہ عمل رہ جائے گی۔ کہ وہ عربوں کو پوری پوری امداد دے۔ اور وہ اس ناجائز دست اندازی کو ناکام بنانے کے لئے اپنے تمام ذرائع استعمال کرے گا۔

حالات کا تقاضا ہے کہ تمام ممالک اسلامی متحد ہو جائیں

ملک فیروز خان نون کا بیان

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ قائداعظم کے ذاتی نمائندے ملک فیروز خان نون نے مشرق وسطیٰ کو روانگی سے قبل ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ ان ممالک میں میرے جانے کا مقصد پاکستان سے ان ممالک کے معاشی اور ثقافتی تعلقات کو مستحکم کرنا اور تجارتی تعلقات کے امکانات پیدا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا تمام مسلم ممالک اس وقت سخت خطرناک اور پُر مصائب دور سے گذر رہے ہیں۔ اور یہ لابدی ہے کہ ایک دوسرے کی تکلیفات کو سمجھنے کے لئے وہ اس خطرناک وقت میں اکٹھے ہو جائیں۔

یہ بات نہائیت ضروری ہے۔ کہ اس وقت ان سب میں اتحاد و اتفاق ہو۔ ہندوستان اور پاکستان کے متعلق آپ نے فرمایا۔ دونوں حکومتیں اسوقت نہائیت نازک دور سے گذر رہی ہیں۔ ہندوستان یونین نے جو سلوک پاکستان کی حکومت سے کیا ہے۔ اور وہاں کی اکثریت نے مسلم اقلیت سے جو سلوک روا رکھا ہے۔ وہی اس بات کا تعین کرے گا۔ کہ پاکستان کو کس کی طرف دست تعاون و دوستی دراز کرنا ہوگا۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ وہ (صفحہ ۶)

ہندوستان سے نہائیت دوستانہ تعلقات رکھنے کا خواہشمند ہے۔ یہ اب کانگرس پارٹی کا فرض ہے کہ وہ پاکستان کو ہندوستان کی طرف دست محبت بڑھانے کے قابل بنا دے۔

میں تو چاہتا ہوں۔ کہ ہماری دونوں حکومتوں میں کم از کم اس قدر تعلقات ضرور ہونے چاہئیں۔ جتنے کنیڈا اور امریکہ میں ہیں۔

ایک سے زیادہ راشن بک رکھنا جرم ہوگا

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ لاہور راشننگ آفس کا سپیشل سٹاف لاہور میں راشن بکوں کی مکمل چیکنگ شروع کر رہا ہے۔ آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے، کہ ایک سے زیادہ راشن بک رکھنا اور علاقہ لاہور سے باہر رہنے والوں کے نام پر راشن حاصل کرنا جرم ہے۔ لہذا ایک سے زیادہ راشن بک فوراً واپس کر دی جائے۔ اور ۳۱ اکتوبر تک راشن کارڈ میں غلط اندراجات کی تصحیح کرائی جائے۔ بصورت دیگر مجرموں کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

مشرقی پنجاب میں مغربی پنجاب کے لیئزان افیسر

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں لیگ پارٹی کے لیڈر چوہدری محمد حسن مشرقی پنجاب میں حکومت مغربی پنجاب کے چیف لیئزان افیسر مقرر ہوئے ہیں۔ شیخ صادق حسن اور خواجہ غلام صمد علی الترتیب پارٹی کے لیڈر اور سیکرٹری ہوں گے۔

خواجہ غلام صمد نے بتایا ہے۔ کہ میاں افتخار الدین وزیر مغربی پنجاب کے ہمدردانہ رویہ کے پیش نظر مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے ان سے کامل تعاون کا وعدہ کر لیا ہے۔

مہاجرین کی امداد کیلئے امریکنوں سے اپیل

واشنگٹن ۲۳ اکتوبر۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر حسن اصفہانی نے امریکہ کے خیراتی اداروں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پاکستان میں آنے والے مصیبت زدہ مہاجرین کی دل کھول کر مدد کریں مسٹر اصفہانی نے کہا۔ کہ مغربی پنجاب میں سردی شدت سے پڑتی ہے۔ لہذا مہاجرین کو زیادہ سے زیادہ گرم کپڑے درکار ہیں۔

لاہور میں قائداعظم کی تشریف آوری

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح لاہور تشریف لانے والے ہیں پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد آپ دوسری دفعہ تشریف لا رہے ہیں۔

موجودہ پروگرام کے مطابق اعلیحضرت قائداعظم ۲۶ تاریخ کو کراچی سے روانہ ہو کر ساڑھے ۷ بجے شام کو لاہور پہنچ جائیں گے آپ کے قیام کے متعلق تاحال معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔

پناہ گزینوں کی نقل و حرکت

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ کل دہلی سے پناہ گزینوں کی چھ گاڑیاں پاکستان کی حدود میں داخل ہوئیں۔ ان گاڑیوں میں ۱۱ ہزار مسلمان آئے۔ ان میں سے چار والٹن اور دو ماڑی انڈس آئیں۔ فوجی لاریوں میں کچھ پناہ گزین آئے۔ ان میں سے ڈیڑھ ہزار سلیم پور سے اور پانچسو انبالہ و کرنال کے تھے اسوقت والٹن میں کل پناہ گزین پچاس ہزار تین سو اسی ہیں۔ نو واردوں کی تعداد اٹھارہ ہزار سات سو اسی تھی۔ تیرہ ہزار نو سو چھیاسٹھ پناہ گزین باہر بھیجے گئے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں